

## یس

سورہ یس مکی سورتوں میں سے ہے اس میں پانچ رکوع اور تراسی آیات ہیں

## رکوع نمبر ۱

## آیات ۱ تا ۱۲

وَمَنْ يَّقْنُتْ ۲۲  
۱۸

## Y A S I N

Revealed at Makkah

In the name of Allah, the Beneficent, the Merciful.

1. Yâ Sin.
2. By the wise Qur'an.
3. Lo! thou art of those sent

4. On a straight path,

5. A revelation of the Mighty, the Merciful,

6. That thou mayst warn a folk whose fathers were not warned, so they are heedless.

7. Already hath the word proved true of most of them, for they believe not.

8. Lo! We have put on their necks carcans reaching unto the chins, so that they are made stiff-necked.

9. And We have set a bar before them and a bar behind them, and (thus) have covered them so that they see not.

10. Whether thou warr them or thou warn them not, it is alike for them, for they believe not.

11. Thou warnest only him who followeth the Reminder and feareth the Beneficent in secret. To him bear tidings of forgiveness and a rich reward.

12. Lo! We it is Who bring the dead to life. \* We record that which they send before (them), and their footprints. And all things We have kept in a clear register.

شرع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

یس ۱ قسم ہے قرآن کی جو حکمت سے بھرا ہوا ہے

(لے محمد) بیشک تم پیغمبروں میں سے ہو

سیدھے رستے پر

(یہ خدا کے) غالب (اور) مہربان نے نازل کیا ہے

تاکہ تم ان لوگوں کو جن کے باپ دادا کو متنبہ نہیں کیا

گیا تھا متنبہ کر دو وہ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں

ان میں سے اکثر پر خدا کی بات پوری ہو چکی ہے سو

وہ ایمان نہیں لائیں گے

ہم نے ان کی گردنوں میں طوق ڈال رکھے ہیں اور وہ

ٹھوڑیوں تک پہنچے ہوئے ہیں تو ان کے سر اٹل رہے ہیں

اور ہم نے ان کے آگے بھی دیوار بنادی اور ان کے پیچھے بھی پھران

پر پردہ ڈال دیا تو یہ دیکھ نہیں سکتے

اور تم ان کو نصیحت کرو یا نہ کرو ان کے لئے برابر ہے۔

وہ ایمان نہیں لانے کے

تم تو صرف اُس شخص کو نصیحت کر سکتے ہو جو نصیحت کی

پیردی کرے اور خدا سے غائبانہ ڈرے سو اس کو مغفرت

اور بڑے ثواب کی بشارت سنادو

بیشک ہم مردوں کو زندہ کریں گے اور جو کچھ وہ آگے بھیج چکے

اور رجب ان کے نشان پیچھے رہ گئے ہم ان کو قلمبند کر لیتے ہیں اور

ہر چیز کو ہم نے کتاب روشن (یعنی لوح محفوظ) میں لکھ رکھا ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یس ۱ وَالْقُرْآنِ الْحَکِیْمِ

اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ

عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ

تَنْزِیْلِ الْعَزِیْزِ الرَّحِیْمِ

لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّا اَنْذَرَاۤ اٰۤبَاؤُهُمْ فَمَهُمُ

غٰفِلُوْنَ

لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰۤیۤ اَکْثَرِهِمْ فَمَهُمْ لَا

یُؤْمِنُوْنَ

اِنَّا جَعَلْنَا فِیۡۤ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلَالًا فَمٰۤیۤ اِلٰی

الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ

وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ سَدًّا وَّ اَوْ مِنْ

خَلْفِهِمْ سَدًّاۤ اَفَاَعْشٰیۤنَهُمْ فَمَهُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ

وَسَوَآءٌ عَلَیْهِمْ ءَاۤنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ

اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّکْرَ وَخَشِيَ

الرَّحْمٰنَ بِالْغَیْبِ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ

وَ اَجْرٍ کَرِیْمٍ

اِنَّا نَحْنُ نُحْیِ الْمَوْتٰی وَنَکْتُبُ مَا قَدَّمُوْا

وَ اٰثَرَهُمْ وَ کُلَّ شَیْءٍ اَحْصٰیۤنٰہُ فِیۡ

اِمَامٍ مُّبِیْنٍ

۱۲



# اسرار و معارف

سورہ نیس کے بے شمار فضائل ہیں جو مفسرین کرام نے لکھ دیئے ہیں اور احادیث مبارکہ میں ارشاد ہیں اسی کو قرآن حکیم کا دل قرار دیا گیا ہے کسی بھی ضرورت یا مصیبت میں پڑھ کر دعا کرنا اس سے رہائی کا باعث ہوتا ہے۔ نیس حروف مقطعات میں سے ہے۔ قسم ہے قرآن حکیم کی یعنی یہ پُر از حکمت کتاب کہ انسانی زندگی کے بہترین انداز میں بسر کرنے کا پورا طریقہ و سلیقہ موجود۔ طب و حکمت عقل و دانش۔ سائنس و ایجادات۔ کیمیا و مرکبات۔ تاریخ و حقائق اور آئندہ کی پیشگوئیاں سب کچھ اس ایک کتاب میں موجود جس کا ایک ایک لفظ حق۔ سچ اور کھرا ہے یہی سب سے بڑا گواہ ہے کہ آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں کہ ہر کام اور ہر بات میں وہی راستے درست اور وہی راہ سیدھی ہے جو آپ ارشاد فرمادیں اور اس کی یہ حقانیت اس بات کی دلیل بھی ہے کہ اسے اللہ نے نازل فرمایا ہے جو سب سے زبردست بھی ہے اور سب پر رحم کرنے والا بھی اور اس کے نزول کا مقصد بھی بھٹکی ہوئی انسانیت کو راہِ ہدایت دکھانا ہے کہ جن کی کئی پشتوں میں کوئی نبی مبعوث نہیں ہوا یعنی عیسیٰ علیہ السلام سے لے کر آپ ﷺ کی بعثت تک پوری انسانیت کے لیے کوئی نبی نہ تھا جس کے سبب لوگ غفلت میں گرفتار ہو گئے مگر آپ کی بعثت اور اتنی بڑی نعمت کے باوجود بھی کچھ لوگوں پر اللہ کی وعید صادق آئی اب انہیں ہدایت نصیب نہ ہوگی کہ گناہ اور جرائم سے دل پہ سیاہی بڑھتی جاتی ہے حتیٰ کہ وہ حد آجاتی ہے جہاں نہ صرف توبہ کی توفیق سلب ہو جاتی ہے بلکہ فکر و شعور میں ٹیڑھا پن آجاتا

**گناہ ایک حد پر پہنچ کر ہمیشہ کی گمراہی کا باعث بن جاتے ہیں**

ہے اور بندہ قلبی اندھے پن کا شکار ہو جاتا ہے ان کی بھی مثال ایسی ہی ہے جیسے ان کے گلے میں بہت بڑے بڑے طوق پڑے ہوں جنہوں نے ٹھوڑیوں تک کو اوپر اٹھا رکھا ہو اور سر اوپر ہی جھول رہے ہوں کہ راستہ دیکھ ہی نہ سکتے ہوں یا ان کے ہر طرف ایسی دیوار چن دی گئی ہو کہ انہیں کچھ نظر نہ آتا ہو۔ اور جب وہ دیوار اوپر سے ڈھانپ بھی دی جائے تو یہ بالکل تاریکی میں گھر گئے لہذا انہیں کچھ نظر نہیں آسکتا۔ یہ مثال ان کے اعمالِ بد کی ہے کہ بڑھتے بڑھتے انہوں نے ان کی چشم بصیرت کا ہر طرف سے گھیراؤ کر لیا۔ اللہ کریم نے یہ دیواریں چننے کی نسبت اپنی ذات کی طرف فرمائی ہے کہ



ہر طرح اجر تو وہ ذاتِ واحد ہی مرتب کرتی ہے مگر اس کا سبب ان لوگوں کا کردار ہے لہذا آپ انہیں انجام بد کی خبر دیں تو بھی ان کا وہی حال ہے جو خبر نہ دینے سے ہوتا ہے کہ ان سے توفیقِ ایمان ضائع ہو چکی اب یہ ایمان نہ لائیں گے۔

ارشادِ نبوی قبول کرنے کے لیے استعداد شرط ہے آپ ﷺ کے ارشادات تو صرف وہ لوگ قبول کریں گے جن میں نصیحت قبول کرنے کی استعداد ہوگی تب وہ غائبانہ اور بن دیکھے اللہ کی عظمت و جلالت کے سامنے سر جھکا دیں گے اور ان کے دل میں اس بہت بڑے رحم کرنے والے پر خدا ہونے کا جذبہ جاگ اٹھے گا ایسے لوگوں کو بخشش کی بشارت دیجیے کہ اگر بتقائے بشری ان سے خطا بھی ہو گئی تو اللہ کی رحمت بہت وسیع ہے وہ بخش دے اور ان کے نیک اعمال پر بہت ہی زیادہ اجر عطا فرمائے گا۔

یہ ہماری ذات اور قدرتِ کاملہ کا کام ہے کہ مُردہ کو زندہ کرتے ہیں یعنی جس کی تخلیق و وسعتِ کائنات میں بکھر کر اس کی خَلْقی پہ شہادت دے رہی ہے وہی ذاتِ مردوں کو زندہ کرے گی اور نہ عرفِ زندہ کریگی بلکہ ان سے حساب بھی لے گی اور اس معاملہ میں بھی اسے کسی کی احتیاج نہیں اس کا علم اس قدر وسیع ہے اس نے ان کے اعمال اور اعمال کے اثرات تک ہر شے پوری پوری شمار کر کے ان سے پہلے

یعنی ان کے قبر میں پہنچنے یا میدانِ حشر میں حاضری سے پہلے لکھ رکھی ہے یہاں یہ ارشاد بھی فرما دیا کہ ہر عمل کا جو اثر اور نتیجہ ہو گا جیسے کسی نے کنواں راستہ مسجد مدرسہ یا نیک اور مسلم ریاست لوگوں کی بھلائی کا کوئی کام کیا جب تک اس کے اثرات رہیں گے اجر لکھا جاتا رہے گا ایسے ہی برائی کے کاموں کی داغ بیل ڈالنے والے ان کے اثرات بھگتیں گے اور سب سے بڑا ظلم مسلمانوں کو غیر اسلامی طرزِ حکومت میں جکڑنا ہے بعد میں جب تک اس میں گرفتار رہیں گے اس کا اہتمام کرنے والوں کے اعمال نامے سیاہ ہوتے رہیں گے "اعاذنا اللہ منها" اور اپنی پناہ میں رکھے اور کافرانہ نظام کو تبدیل کر کے نفاذِ اسلام کی توفیق عطا فرمائے۔



(رکوع ۱۸ کے بعد اور پارہ ۲۳ سے قبل کی آیات)

رکوع نمبر ۲

آیات ۱۲ تا ۲۱

ومن یقنت ۲۲/۱۸

13. Coin for them a similitude: The people of the city when those sent (from Allah) came unto them.

14. When We sent unto them twain, and they denied them both, so We reinforced them with a third, and they said: Lo! we have been sent unto you.

15. They said: Ye are but mortals like unto us. The Beneficent hath naught revealed. Ye do but lie!

16. They answered: Our Lord knoweth that we are indeed sent unto you:

17. And our duty is but plain conveyance (of the message).

18. (The people of the city) said: We augur ill of you. If ye desist not, we shall surely stone you, and grievous torture will befall you at our hands.

19. They said: Your evil augury be with you! Is it because ye are reminded (of the truth)? Nay but ye are froward folk!

20. And there came from the uttermost part of the city a man running. He cried: O my people! Follow those who have been sent!

21. Follow those who ask of you no fee, and who are rightly guided.

وَاضْرِبْ لَهُم مَّثَلًا أَصْحَابَ الْقَرْيَةِ ۚ  
إِذْ جَاءَهَا الْمُرْسَلُونَ ۚ

إِذْ أَرْسَلْنَا إِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوهُمَا  
فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوا إِنَّا إِلَيْكُم  
مُّرْسَلُونَ ۚ

قَالُوا مَا أَنْتُمْ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَمَا أَنْزَلَ  
الرَّحْمَنُ مِنْ شَيْءٍ ۚ إِن أَنْتُمْ إِلَّا تَكْذِبُونَ ۚ  
قَالُوا رَبَّنَا يَعْلَمُ إِنَّا إِلَيْكُم  
لَمُرْسَلُونَ ۚ

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ۚ

قَالُوا إِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ ۚ لَئِنْ لَمْ تَنْتَهُوا  
لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُم مِّنَّا عَذَابٌ أَلِيمٌ ۚ  
قَالُوا طَائِفُكُمْ مَعَكُمْ ۚ أَيْنَ ذِكْرُكُمْ  
بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُونَ ۚ

وَجَاءَ مِنْ أَقْصَا الْمَدِينَةِ رَجُلٌ يَسْعَى  
قَالَ يَقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِينَ ۚ

اتَّبِعُوا مَن لَّا يَسْأَلُكُمْ أَجْرًا وَهُمْ  
مُهْتَدُونَ ۚ

اور ان سے گاؤں والوں کا قصہ بیان کرو جب ان کے  
پاس پیغمبر آئے ۱۲

(یعنی جب ہم نے ان کی طرف دو پیغمبر بھیجے تو انہوں نے  
ان کو جھٹلایا۔ پھر ہم نے تیسرے سے تقویت دی۔ تو انہوں  
نے کہا کہ ہم تمہاری طرف پیغمبر تو کر گئے ہیں ۱۳)

وہ بولے کہ تم (اور کچھ) نہیں مگر ہماری طرح کے آدمی (ہو) اور خدا  
نے کوئی چیز بھی نازل نہیں کی تم محض جھوٹ بولتے ہو ۱۴  
انہوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار جانتا ہے کہ ہم تمہاری طرف (پیغام  
دے کر) بھیجے گئے ہیں ۱۵

اور ہمارے ذمے تو صاف صاف پہنچا دینا ہے اور اس ۱۶

وہ بولے کہ تم کو نامبارک دیکھتے ہیں۔ اگر تم باز نہ آؤ گے تو ہم  
تمہیں سنگسار کر دیں گے اور تم کو ہم سے دیکھنے والا عذاب پہنچے گا ۱۷  
انہوں نے کہا کہ تمہاری نحوست تمہارے ساتھ ہے کیا اسلئے کہ تم کو  
نصیحت کی گئی بلکہ تم ایسے لوگ ہو جو حد سے تجاوز کر گئے ہو ۱۸

اور شہر کے پرے کنائے سے ایک آدمی دوڑتا ہوا آیا کہنے  
لگا کہ اے میری قوم پیغمبروں کے پیچھے چلو ۱۹

ایسوں کے جو تم سے صلہ نہیں مانگتے اور وہ سیدھے  
رستے پر ہیں ۲۰

## اسرار و معارف

آپ ان لوگوں کو اس شہر کے باسیوں کی مثال دیجیے جن کے پاس اسی طرح انبیاء آتے تھے جیسے آپ  
ان کے پاس تشریف لاتے ہیں بلکہ ہم نے وہاں بیک وقت دو نبی مبعوث فرمائے کہ انہیں بات خوب طرح سے  
سمجھائیں شاید ایک حکمت یہ بھی ہو دین حق میں جب لوگوں کو اپنے اوہام وطللہ اور خواہشات نفس کی مخالفت  
نظر آئے تو اکثر غور و فکر کی بجائے مخالفت کرتے ہیں اور داعی یا مبلع کو پاگل اور دیوانہ قرار دیتے ہیں مگر کوئی دو



دین کو لوگ اپنی خواہشات کی مخالفت جان کر سمجھنے کی کوشش پاگل بھی ایک بات پہ

متحد نہیں ہو سکتے اور نہ یہ

نہیں کرتے بلکہ تبلیغ کرنے والے کو پاگل کہہ دیتے ہیں ممکن ہے کہ ان کا سارا کردار توانائی

پاکیزہ ہو اور عقیدہ کے معاملے میں دونوں پاگل ہوں۔ لوگوں نے ان کی بات ماننے سے انکار کر دیا بلکہ انہیں یہ

کہہ دیا کہ آپ لوگ جھوٹ بول رہے ہیں۔ اس پر اللہ کی شان کریمی کہ ایک اور نبی بھیج دیتا کہ ان دونوں کی بات

کی تائید کرے اور لوگوں کو سمجھانے میں معاون ہو چنانچہ اس نے بھی جا کر دعوت دی اور کہا کہ ہم سب اللہ کی طرف

سے تمہاری طرف مبعوث ہوئے ہیں تو لوگوں نے کہا کہ ہمیں تو تم لوگوں میں کوئی ایسی خاص

بشریت انبیاء بات نظر نہیں آتی بلکہ تم لوگ بھی ہماری ہی طرح بشر ہو۔ یہ عجیب بات ہے کہ کسی نے

نبی کو بشر مان کر اس کی نبوت کا انکار کر دیا تو کسی کو نبوت ماننے کی توفیق ہوئی تو نبی کے بشر ہونے سے انکار کر

دیا حق یہ ہے کہ انبیاء آدم علیہ السلام کی اولاد اور بشر ہی ہوتے ہیں مگر ہماری طرح بشر نہیں بلکہ ان کے قلوب

ان کے وجود مجبوظی ہوتے ہیں غیر نبی کی بشریت نبی کی بشریت کی مثل نہیں ہو سکتی ان کی بشریت بھی غیر نبی کی

روحانیت تک سے لطیف تر ہوتی ہے نیز کہنے لگے کہ اللہ کے جہن ہونے کی بات الگ مگر اس نے کچھ نازل

نہیں فرمایا یہ سب آپ لوگوں نے گھڑ لیا ہے تو ان کا اللہ کو جہن ماننا

اللہ کے ساتھ ایمان کی شرط بھی مذاق تھا جب انبیاء کی نبوت کا انکار کر دیا اس طرح تو مجبوراً ہر اہل

فرقے کو بھی بالآخر ایک سب سے بڑی طاقت ماننا ہی پڑتی ہے انبیاء نے فرمایا کہ دلائل عقلی اور نقلی تمہارے

سامنے ہیں اس کے بعد اللہ ہی کی شہادت ہے ہم اس کی قسم بھی دیتے ہیں کہ اللہ نے ہمیں تمہارے پاس

مبعوث فرمایا ہے اور یہ بھی سُن لو ہماری ذمہ داری بات کا پہنچانا تھا ماننے یا نہ ماننے کا اختیار تمہارے پاس ہے

اور نتیجہ بھی تم لوگ ہی بھگتو گے۔

لوگ بُرائی کو فساد نہیں کہتے بلکہ بُرائی سے روکنے کو فساد کہتے ہیں دعوے کرتے ہو حالانکہ تم سے پہلے

یہاں کا ماحول پُر امن تھا تم لوگ آئے نئی باتیں ہوئیں لوگ مختلف الارا ہو گئے اختلافات بڑھ گئے ہم تو سمجھتے



ہیں کہ یہ سب تم لوگوں کی خواہش ہے تم لوگ تو بھلے آدمی بھی نہیں ہو اور اگر تم اپنی باتوں سے باز نہ آئے تو ہم تمہیں سنگسار کر دیں گے نہ صرف یہ بلکہ پہلے خوب ایذا دیں گے اور سخت سزاؤں کے بعد پھر پتھر مار مار کر قتل کر دیں گے انبیاء نے جواب دیا کہ بھلا برائی اور کفر پر کبھی اتحاد ہوا کرتا ہے یہ تو اجتماعی خودکشی کی طرح ہے کہ آخر کار سب کی تباہی کا باعث بنتی ہے اور حق کی طرف بلانا تو اس مصیبت سے بچانے کے لیے ہے۔ ہاں دعوت حق کی مخالفت کرنے والا فساد ہی ہوتا ہے جو تم کر رہے ہو اور کفر پر جم رہنا ہی سب سے بڑی منحوس بات ہے جو تم نے اختیار کر رکھی ہے اور اس میں اس قدر ڈوب گئے ہو کہ اتنی سی بات پر بھڑک اٹھے ہو اور اس قدر زیادتی کرنا چاہتے ہو حالانکہ تمہاری ہی بھلائی کے لیے تمہیں نصیحت کی گئی ہے۔

اسی شہر کے دوسرے سرے سے ایک آدمی دوڑتا ہوا آیا جو ایمان قبول کر چکا تھا اور قوم کو انبیاء سے جھگڑا کرنے کی خبر پا کر بھاگا آیا اور سب سے کہا اے میری قوم میں تو تمہارے ہی میں سے ایک ہوں مجھ پر اعتماد کرو تمہاری بھلائی اللہ کے رسولوں کی اطاعت میں اور ان کی اطاعت قبول کر لو۔ دیکھو انہیں تم سے للچ ہے نہ تم سے کوئی مطالبہ اور بات جو کہتے ہیں وہ بھی حق ہے تو بھلا نہ ماننے کی کیا وجہ ہو سکتی ہے۔

(پارہ تیس شروع ہوتا ہے)

آیات ۲۲ تا ۳۲

رکوع نمبر ۲

وَمَا لِي ۲۳

22. For what cause should I not serve Him Who hath created me, and unto Whom ye will be brought back?

23. Shall I take (other) gods in place of Him when, if the Beneficent should wish me any harm, their intercession will avail me naught, nor can they save?

24. Then truly I should be in error manifest.

25. Lo! I have believed in your Lord, so hear me!

26. It was said (unto him): Enter Paradise. He said: Would that my people knew,

27. With what (munificence) my Lord hath pardoned me and made me of the honoured ones!

28. We sent not down against his people after him

اور مجھے کیا ہے کہ میں اُس کی پرستش نہ کروں جس نے

مجھے پیدا کیا اور اُسی کی طرف تم کو لوٹ کر جانا ہے (۲۲)

کیا میں ان کو چھوڑ کر اوروں کو معبود بناؤں؟ اگر خدا میرے

حق میں نقصان کرنا چاہے تو ان کی سفارش مجھے کچھ بھی

فائدہ نہ دے سکے۔ اور نہ وہ مجھے چھڑا ہی سکیں (۲۳)

تب تو میں صریح گمراہی میں مبتلا ہو گیا (۲۴)

میں تمہارے پروردگار پر ایمان لایا ہوں میری بات سن کھو (۲۵)

حکم ہوا کہ بہشت میں داخل ہو جا۔ بولا کاش! میری

قوم کو خبر ہو (۲۶)

کہ خدا نے مجھے بخش دیا اور عزت والوں میں کیا (۲۷)

اور ہم نے اُس کے بعد اُس کی قوم پر کوئی لشکر نہیں

وَمَا لِي لَا أَعْبُدُ الَّذِي فَطَرَنِي وَإِلَيْهِ

تُرْجَعُونَ (۲۲)

أَتَأْخُذُ مِنْ دُونِهِ إِلَهًا إِنْ يُرِيدِ

الرَّحْمَنُ بِضُرٍّ لَا تُغْنِ عَنِّي شَفَاعَتُهُمْ

شَيْئًا وَلَا يُنْقِذُونِ (۲۳)

إِنِّي إِذًا لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ (۲۴)

إِنِّي آمَنْتُ بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُونِ (۲۵)

قِيلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ قَالَ يَلَيْتَ قَوْمِي

يَعْلَمُونَ (۲۶)

بِمَا عَفَرْتُ لِي رَبِّي وَجَعَلَنِي مِنَ الْمَكْرُومِينَ (۲۷)

وَمَا أَنْزَلْنَا عَلَى قَوْمِهِ مِنْ بَعْدِهِ مِنْ



a host from heaven, nor do We ever send.

29. It was but one Shout, and lo! they were extinct.

30. Ah, the anguish for the bondmen! Never came there unto them a messenger but they did mock him!

31. Have they not seen how many generations We destroyed before them, which indeed return not unto them?

32. But all without exception, will be brought before Us.

جُنْدٍ مِّنَ السَّمَاءِ وَمَا كُنَّا مُنْزِلِينَ ﴿٢٨﴾ اُتَاوْا مِنْهُمْ اُتَارْنَاهُ اِلَيْهِمْ تَحْتِى (سو وہ اس کے)

اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً فَاِذَا هُمْ خَامِدُونَ ﴿٢٩﴾ وہ تو صرف ایک چنگھاڑ تھی (آتشیں) سو وہ (اس کے)

يَحْسُرَةُ عَلَى الْعِبَادِ مَا يَأْتِيهِمْ مِّن رَّسُولٍ اِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ﴿٣٠﴾ ناگہاں بوجھ کر رہ گئے ﴿٢٩﴾ بندوں پر افسوس ہے کہ ان کے پاس کوئی پیغمبر نہیں آتا

اَلَمْ يَرَوْا كَمَا اَهْلَكْنَا قَبْلَهُم مِّنَ الْقُرُونِ اَنَّهُمْ اِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُونَ ﴿٣١﴾ مگر اس سے تمسخر کرتے ہیں ﴿٣٠﴾ کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے اُن سے پہلے بہت لوگوں کو ہلاک کر دیا تھا اب وہ اُنکی طرف لوٹ کر نہیں آئیں گے ﴿٣١﴾

وَاِنْ كُلٌّ لِّمَا جَمَعْنَا لَدَيْنَا مَخْضُوعُونَ ﴿٣٢﴾ اور سب کے سب ہم کے روبرو حاضر کئے جائیں گے ﴿٣٢﴾

## اسرار و معارف

اس کی بات کیا مانتے اُنٹا اُسے بھی کہنے لگے کہ تم بھی یہ نیا دین کیوں اپنا رہے ہو بھلا باپ دادا کا مذہب خراب تھا کیا یا وہ سب گمراہ تھے تو اس نے کہا کہ میرے پاس تو ایسی کوئی دلیل نہیں ہے کہ میں اس ذات کریم تبلیغ میں کج بحثی سے اجتناب کرنا چاہیے

ہے نیز اس کے یہی احسانات تم سب پر بھی ہیں اور پھر بات یہاں ختم نہیں ہو جاتی سب کو پلٹ کر اس کی بارگاہ میں حاضر ہونا ہے اور اپنے کردار و عمل کا حساب دینا ہے پھر کتنی احمقانہ بات ہے کہ میں اس اتنے بڑے مہربان کو چھوڑ کر کسی بھی دوسرے کو معبود بنالوں کہ اگر وہ ناراض ہو کر مجھے سزا دے تو یہ بت یا وہ جس کی اس کے علاوہ میں اطاعت اختیار کروں اس کے مقابلے میں مجھے کچھ بھی کام نہ آ سکے چھڑانا تو درکنار میری سفارش بھی نہ کر سکے کہ اسکے ہاں سفارش بھی اسی کی ہوگی جس کی اس نے اجازت دی ہو اور اس کے مقرب ہی کر سکیں گے ہر کوئی تو سفارش کی جرأت بھی نہ کر سکے گا۔ یہ سب تو کھلی گمراہی ہے کہ میں دیکھتی آنکھوں کفر کے اندھے کنویں میں گر جاؤں انہوں نے غلط بحث کی طرف لا کر الجھانے کی کوشش کی جس کا جواب یہاں ارشاد ہوا کہ اللہ کے اس بندے نے کج بحثی میں الجھنے کی بجائے پھر دلیل سے بات کی اور ساتھ یہ اعلان بھی کر دیا کہ

مُسلِمَانِ هُوَ نَزَلَ بِمِلَّةٍ قَبُولِ اسلا کیساتھ کفر سے بیزاری شرط ہے اپنے پروردگار پر جو تمہارا پالنے والا بھی ہے ایمان رکھتا ہوں اور اچھی طرح جان لو



کہ مجھے تمہارے کافرانہ عقائد سے کوئی تعلق واسطہ نہیں۔

مفسرین کے مطابق قوم نے اسے ظلماً شہید کر دیا تو ارشاد ہوا کہ اے میرے بندے جنت میں داخل ہو جاگو یا جنت اس کی راہ دیکھ رہی تھی۔ یہ سوال کہ جنت کا داخلہ تو حشر کے بعد ہو گا درست مگر حدیث شریف کے مطابق ہر قبر یا جنت کا باغ ہے اور یادوزخ جنت کا داخلہ حشر میں یا مشاہدہ حیات دنیا میں کا گڑھا کہ برزخ میں جو قیام کی جگہ ہے وہ بھی یا جنت سے متعلق ہے یادوزخ سے اور دوسری رائے مفسرین کی یہ ہے کہ انبیاء کی صحبت میسر آنے سے اس کی قوت مشاہدہ اور کشف عود کر آئی اور اسے جنت دنیا میں ہی دکھا دی گئی کہ یہ تیرا گھر ہے اور یہ ممکن بھی ہے اور صحابہ کرام اور اولیاء اللہ سے یہ مشاہدہ ثابت بھی۔

تو اس نے کہا کاش میری قوم کو اس کی خبر ہو جائے کہ میرے پروردگار کی بخشش نے میرا دامن بھر دیا اور مجھے اپنے قرب سے نواز کر بہت ہی عزت عطا فرمائی۔ جب یہ دلیل بھی ان پر اثر نہ کر سکی تو اللہ نے انہیں مہلت نہ دی اور ان کے لیے کوئی خاص لشکر تیار نہ کرنا پڑا کہ آسمانوں سے اتارا جائے نہ ہی اللہ ایسی باتوں کا محتاج ہے وہاں تو صرف ایک کڑک اس زور کی پڑی کہ وہ سب چراغ سحر کی نو کی طرح تھڑا کر بجھ گئے اور ساری بستی زندگی کی رعنائیوں سے محروم ہو کر عبرت کا سامان بن گئی ایک ہیبت ناک آواز نے سب کو تباہ کر دیا۔ وائے حسرت ہے ایسے بندوں پر جن کے پاس اللہ کا رسول آئے اور وہ اس کا مذاق اڑائیں دین سے اور دین لانے والے نبی سے مذاق غضب الہی کو دعوت دینے والی بات ہے جبکہ یہ دیکھ رہے ہیں کہ ان سے پہلے اس جرم میں کتنی قومیں تباہ ہو گئیں جو اب واپس صفحہ ہستی پر نہ آسکیں گی اور پھر بات اس تباہی و بربادی پر تمام نہ ہوئی بلکہ ان سب کو بیک وقت جمع ہو کر ہماری بارگاہ میں حاضر ہونا اور جواب دینا ہے۔

وَمَا لِي ۚ

آیات ۳۳ تا ۵۰

رکوع نمبر ۲۰

33. A token unto them is the dead earth. We revive it, and We bring forth from it grain so that they eat thereof;

34. And We have placed therein gardens of the date-palm and grapes, and We have caused springs of water to gush forth therein,

اور ایک نشانی اُن کیلئے زمینِ مُردہ ہے۔ کہ ہم نے اسکو زندہ کیا اور اس میں سے اناج اُگایا پھر یہیں سے کھاتے ہیں ۳۳ اور اس میں کھجوروں اور انگوروں کے باغ پیدا کئے اور اس میں چشمے جاری کر دیئے ۳۴

وَآيَةٌ لَهُمُ الْأَرْضُ الْمَيِّتَةُ ۚ أَحْيَيْنَاهَا وَأَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَأْكُلُونَ ۚ وَجَعَلْنَا فِيهَا جَنَّاتٍ مِنْ تَحْتِهَا أَنْهَارٌ ۚ وَفَجَّرْنَا فِيهَا مِنَ الْعُيُونِ ۚ



35. That they may eat of the fruit thereof, and their hands made it not. Will they not, then, give thanks?

36. Glory be to Him Who created all the sexual pairs, of that which the earth groweth, and of themselves, and of that which they know not!

37. A token unto them is night. We strip it of the day, and lo! they are in darkness:

38. And the sun runneth on unto a resting-place for him. That is the measuring of the Mighty, the Wise.

39. And for the moon We have appointed mansions till she return like an old shrivelled palm-leaf.

40. It is not for the sun to overtake the moon, nor doth the night outstrip the day. They float each in an orbit.

41. And a token unto them is that We bear their offspring in the laden ship,

42. And have created for them of the like thereof whereon they ride.

43. And if We will, We drown them, and there is no help for them, neither can they be saved;

44. Unless by mercy from Us and as comfort for a while.

45. When it is said unto them: Beware of that which is before you and that which is behind you, that haply ye may find mercy (they are heedless).

46. Never came a token of the tokens of their Lord to them, but they did turn away from it!

47. And when it is said unto them: Spend of that wherewith Allah hath provided you, those who disbelieve say unto those who believe: Shall we feed those whom Allah, if He willed, would feed? Ye are in naught else than error manifest.

تاکہ یہ ان کے پھل کھائیں اور ان کے ہاتھوں نے  
تو ان کو نہیں بنایا۔ تو پھر کیا یہ شکر نہیں کرتے؟ (۳۵)  
وہ خدا پاک ہے جس نے زمین کی نباتات کے  
اور خود ان کے اور جن چیزوں کی ان کو خبر نہیں  
سب کے جوڑے بنائے (۳۶)

اور ایک نشانی ان کیلئے رات ہے کہ اس میں ہم دن کو  
کھینچ لیتے ہیں تو اس وقت ان پر اندھیرا چھا جاتا ہے (۳۷)  
اور سورج اپنے مقررہ جگہ پر چلتا رہتا ہے یہ (خدا کے)  
غالب اور دانا کا (مقرر کیا ہوا) اندازہ ہے (۳۸)

اور چاند کی بھی ہم نے منزلیں مقرر کر دیں یہاں تک کہ  
رگھتے گھٹتے کھجور کی پرانی شاخ کی طرح ہو جاتا ہے (۳۹)  
نہ تو سورج ہی سے ہو سکتا ہے کہ چاند کو جا پکڑے اور  
نہ رات ہی دن سے پہلے آسکتی ہے۔ اور سب اپنے  
اپنے دائرے میں تیر رہے ہیں (۴۰)

اور ایک نشانی ان کے لئے یہ ہے کہ ہم نے ان کی اولاد  
کو بھری ہوئی کشتی میں سوار کیا (۴۱)

اور ان کیلئے ویسی ہی چیزیں پیدا کیں جن پر وہ سوار ہوتے ہیں (۴۲)  
اور اگر ہم چاہیں تو ان کو غرق کر دیں۔ پھر نہ تو ان کا کوئی  
فریاد رس ہو اور نہ ان کو رہائی ملے (۴۳)

مگر یہ ہماری رحمت اور ایک مدت تک کے فائدے ہیں (۴۴)  
اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو تمہارے آگے اور جو  
تمہارے پیچھے ہے اُس سے ڈرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے (۴۵)  
اور ان کے پاس ان کے پروردگار کی طرف سے کوئی نشانی  
نہیں آئی مگر اُس سے منہ پھیر لیتے ہیں (۴۶)

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو رزق خدا نے تم کو دیا  
ہے اس میں سے خرچ کرو۔ تو کافر مومنوں سے کہتے  
ہیں کہ بھلا ہم ان لوگوں کو کھانا کھلائیں جن کو اگر خدا  
چاہتا تو خود کھلا دیتا۔ تم تو صریح غلطی میں ہو (۴۷)

لِيَاْكُلُوا مِنْ ثَمَرِهِ وَمَا عَمِلَتْهُ أَيْدِيهِمْ  
أَفَلَا يَشْكُرُونَ (۳۵)

سُبْحَنَ الَّذِي خَلَقَ الْأَزْوَاجَ كُلَّهَا  
مِمَّا تَنْبِتُ الْأَرْضُ وَمِنْ أَنْفُسِهِمْ  
وَمِمَّا لَا يَعْلَمُونَ (۳۶)

وَآيَةٌ لَهُمُ اللَّيْلُ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ  
فَإِذَا هُمْ مُظْلِمُونَ (۳۷)

وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا ذَلِكَ  
تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ (۳۸)

وَالْقَمَرَ قَدَرْنَاهُ مَنَازِلَ حَتَّىٰ عَادَ  
كَالْعُرْجُونِ الْقَدِيمِ (۳۹)

لَا الشَّمْسُ يَنْبَغِي لَهَا أَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ  
وَلَا اللَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ وَكُلٌّ فِي فَلَكٍ  
يَسْبَحُونَ (۴۰)

وَآيَةٌ لَهُمْ أَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلِكِ  
الْمَشْحُونِ (۴۱)

وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِنْ مِثْلِهِ مَا يَرْكَبُونَ (۴۲)  
وَإِنْ نَشَاءُ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيخَ لَهُمْ  
وَلَا هُمْ يُنْقَذُونَ (۴۳)

إِلَّا رَحْمَةً مِنَّا وَمَتَاعًا إِلَىٰ حِينٍ (۴۴)  
وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّقُوا مَا بَيْنَ أَيْدِيكُمْ  
وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ (۴۵)

وَمَا تَأْتِيهِمْ مِنْ آيَةٍ مِنْ آيَاتِ رَبِّهِمْ  
إِلَّا كَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ (۴۶)

وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ انْفِقُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ  
اللَّهُ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا وَالَّذِينَ  
آمَنُوا أَنْطَعِمُ مَنْ لَوْ يَشَاءُ اللَّهُ أَطْعَمَهُ  
إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ (۴۷)



وَيَقُولُونَ مَتَى هَذَا الْوَعْدُ إِن كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿٣٨﴾

اور کہتے ہیں اگر تم سچ کہتے ہو تو یہ وعدہ کب

(پورا) ہوگا؟ ﴿٣٨﴾

مَا يَنْظُرُونَ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً تَأْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُونَ ﴿٣٩﴾

یہ تو ایک چنگھاڑ کے منتظر ہیں جو ان کو اس حال میں

کہ باہم جھگڑ رہے ہوں گے آپکڑے گی ﴿٣٩﴾

فَلَا يَسْتَطِيعُونَ تَوْصِيَةً وَلَا إِلَىٰ أَهْلِهِمْ يَرْجِعُونَ ﴿٤٠﴾

پھر نہ تو وصیت کر سکیں گے اور نہ اپنے گھروالوں

میں واپس جاسکیں گے ﴿٤٠﴾

## اسرار و معارف

اللہ کی قدرت کاملہ کا ایک بڑا مظہر تو مُردہ زمین ہے جس پر یہ رہتے بستے ہیں جب اس پہ خشک سالی آتی ہے تو وہ بالکل اجاڑ ہو جاتی ہے ہر طرف گرد اڑتی ہے مگر جب اللہ چاہتے ہیں تو اس کی گود زندگی سے بھر دیتے ہیں اور ذرے ذرے سے زندگی اُبلتی ہے پھل پھول اناج پیدا ہو کر نہ صرف زمین کی زندگی کا ثبوت دیتے ہیں بلکہ خود انسانوں کو زندہ رکھنے کا سبب بن جاتے ہیں یہی تو ان کی روزہ مرہ کی غذا ہے۔

زمین کے بعض حصوں کو ہم نے سرسبزی عطا کر دی ہے کہ یہ بھی ضروری نہیں کہ وہ خشک ہو کر ہری ہو ہم نے اس میں چٹھے جاری کر دیئے اور اس کا سینہ باغات سے سجا دیا کہ ان لوگوں کے پاس بھی ایسے کھجوروں اور انگوروں کے باغات ہیں جن کے پھلوں سے یہ لذیذ غذا حاصل کرتے ہیں اور انہیں پھلوں کو ملا کر کبھی پکا کر اور کبھی کسی اور طرح سے یہ کس قدر لذیذ غذا میں تیار کرتے ہیں کیا یہ نعمتیں اور ان کے استعمال کا

انسانی عقل ایک غذا کو کتنی قسم کی لذتوں میں بدل لیتی ہے

شعور نیز فرصت و مہلت اور لذت حاصل کرنے کی طاقت جس نے دی ہے اس کا شکر نہ کیا جائے گا؟ یہ کیوں اللہ کا شکر ادا نہیں کرتے۔

اللہ پاک ہے اس کی قدرت کاملہ میں کسی طرح کی کمی کا شائبہ تک نہیں اس نے بے شمار قسم کی مخلوق پیدا فرمادی ہے جن کے حلیے قد و قامت رنگ خصوصیات مختلف کوئی گن نہیں سکتا پھر ہر مخلوق کے اندر ایک نظام بزرگ ایک جہان ہے نباتات ہی کو دیکھو جو زمین سے اُگتی ہے اس کا ایک ایک پتا پھل پھول یا وہ ذرات جو

48. And they say: When will this promise be fulfilled, if ye are truthful?

49. They await but one Shout, which will surprise them while they are disputing.

50. Then they cannot make bequest, nor can they return to their own folk.



اس کے وجود میں شامل ہیں آگے ان سب کا اپنا ایک جہان ہے ایک ذرے میں کروڑوں ایٹم اور ہر ایٹم میں ایک الگ نظام موجود ہے۔ خود ان کے اپنے اجسام کے اندر۔ انسان سب ایک ہیں۔ ناک آنکھ کان ہاتھ پاؤں سب کے ہیں مگر اربوں انسانوں میں کوئی ایک کسی دوسرے سے نہیں ملتا پھر سب کی عقل شعور اور فکر الگ زندگی الگ صحت جدا علم و عمل اپنا اپنا اور پھر ان کے اندر ایک ایک خلیے میں الگ الگ جہان آباد ہیں اور کتنی ایسی مخلوق ہے جس تک انسانی نگاہ پہنچ ہی نہیں پاتی ایک بہت بڑی نشانی رات کی ہے کہ اصل جہان تاریک ہے اللہ کی قدرت کاملہ نے سیارگان کو پیدا فرما کر اس میں دن کی روشنی بھیج دی جب وہ کھینچ لیتا ہے تو کہتے ہیں رات ہو گئی اور یہ شب و روز محض اندھیرے اور روشنی کا کھیل ہیں بلکہ سورج اپنے

## سورج کا سفر

مقرر شدہ مقام تک پہنچنے کے سفر پر ہے کہ اس رات دن کے کھیل نے ہر شے کی عمر، پیدائش اور موت کے اوقات کو اس تک پہنچانے کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے جو اپنے مقررہ انجام کی طرف یعنی یومِ حشر کی طرف بڑھ رہا ہے یہ سفر اور اس پر بغیر کسی لمحہ کے فرق کے چلنا سورج کی مجبوری ہے کہ اس کے لیے اللہ نے جو بہت غلبہ رکھنے والا ہے یہ مقرر کر دیا ہے یہاں پر مفسرین کرام نے سورج کے چلنے یا ساکن ہونے کے فلسفے پر بھی بہت کچھ لکھا ہے مگر بے غبار بات یہی ہے کہ قرآن حکیم کا موضوع سائنس میں اصلاح خلق ہے جس کا تعلق قیامت سے ایمان پر بھی ہے تو سورج کا طلوع غروب جس طرح بے شمار اشیاء اور جانداروں کی تخلیق کا سبب اور ان کے دنیا میں آنے کا وقت لانے کا سبب ہے ایسے ہی ان کے وقت پورا کر کے رخصت کی گھڑی لانے کا سبب بھی ہے اور یہ عمل ہر آن قیام قیامت کو قریب تر کر رہا ہے۔

یہی حال چاند کا ہے کہ اس کی منازل بھی متعین ہیں ہر منزل کا نتیجہ یہی ہے کہ مخلوق کی آمد و رفت کو متاثر کر رہی ہے ہاں وہ گھٹتا بڑھتا بھی ہے کہ گھٹتے گھٹتے ایک خشک سی ٹہنی سا ہو جاتا ہے اور پھر نئے سرے سے طلوع ہو کر

بڑھنے لگ جاتا ہے شمس و قمر کی ان منازل یا حرکات پر ایک پورے علم کی بنیاد رکھی گئی ہے جسے علمِ نجوم کہا جاتا ہے جملانے اس کے بہت

## منازلِ شمس و قمر اور نجومی یا علمِ نجوم

سے اثرات مان رکھے ہیں جبکہ دوسرا فرق اسے کفر و شرک تک کہنے میں باک محسوس نہیں کرتا حق یہ ہے کہ شمس و قمر کی حرکات کا عالم تخلیق سے تعلق تو اللہ نے طے کر دیا اور ہے اگر انسانی عقل نے اس کے اندازے بھانپ لیے



تو زیادہ سے زیادہ یہ ہوگا کہ کسی واقعہ کی سُن گُن اس کے ظہور پذیر ہونے سے قبل اندازاً جان سکیں گے اور بس یہ ممکن نہیں کہ انسان ان کی تاثیر کو بدل دے یا ان کی رفتار کو متاثر کرے اس کی مثال صرف ایک نباض کی ہے کہ نبض پر ہاتھ رکھ کر جسم کی صحت و بیماری یا اس کی وجوہات کا اندازہ کر لیتا ہے جو ٹھیک بھی ہو سکتا ہے اور نہیں بھی۔ ایک بہترین مثال ہلاکو خان کے دربار کا واقعہ ہے جب اس نے درباری نجومی پہ سوال کیا کہ کیا علم نجوم کے سبب آنے والے کسی ناخوشگوار واقعہ کو روکا یا تبدیل کیا جاسکتا ہے اس نے کہا ممکن نہیں تو بولا اس علم کا فائدہ؟ اس نے عرض کیا کل جب آپ دربار کریں تو کسی کو حکم دیجیے بالائی منزل سے تانبے کا تھقال دربار میں پھینک دے پھر جواب دے سکوں گا دوسرے دن اہل دربار تو بادشاہ کے جلال میں کھوئے تھے کہ ایک زوردار گونج سے تھال گرا سب پریشان ہو گئے بہادروں نے تلواریں سونت لیں کمزور دل بھاگ نکلے جبکہ بادشاہ اور نجومی پُر سکون تھے تو اس نے عرض کیا یہ حاصل ہے کہ اگر کسی حادثے کا امکان ذہن میں ہو تو اس کا وقوع پریشانی پیدا نہیں کرتا اور بس۔

ان کے اوقات اس قدر سختی سے مقرر ہیں کہ اگر ان میں لمحوں کا فرق آتا تو صدیوں میں دنیا تباہ ہو جاتی مگر سورج کی جرات نہیں کہ چاند کو جا پکڑے یا دن رات کو عبور کر جائے ہرگز نہیں جبکہ سب سیارے اسی ایک فضا میں تیر رہے ہیں مگر نہ ٹکراتے ہیں نہ اوقات تبدیل کرتے ہیں اپنی مقررہ منزل کو گامزن ہیں۔ کیا انہیں اس میں بھی قدرت کا کرشمہ نظر نہیں آتا کہ ہر طرف سمندروں کی میلوں گہرائیاں پھیلا کر ایک محفوظ کشتی کی طرح زمین کو اس میں سجا دیا ہے جس پر نسل انسانی آبادی کے مزے لے رہی ہے اسی طرح جانداروں کے علاوہ بے جان مشینوں کو بھی ان کی سواری کے لیے بنا دیا ہے۔ اللہ نے عقل دی جس سے انسان نے ایجادات کیں۔ اللہ نے ہر شے پیدا کی جسے جوڑ کر سواری کے اسباب لاری کاریل سمندری اور ہوائی جہاز یہ سب کچھ بنا لیا اگر اللہ چاہے تو ساری زمین کو غرق کر دے وہ چاہے تو ان کی سواریوں کو تباہ کر دے تو اس کے مقابلے میں تو کوئی ان کی فریاد بھی نہیں سن سکتا اور نہ مدد ہی کر کے چھڑا سکتا ہے سوائے اس کے کہ اللہ ہی رحم کرے اور کام چلتا ہے مگر کب تک کہ اس نے بھی ایک آخری لمحہ مقرر کر دیا ہے لہذا ہر شخص اللہ کی دی ہوئی فرصت کے لمحات میں دنیا سے استفادہ بھی کر سکتا ہے۔ یہی بات جب ان سے کہی جاتے کہ اللہ کے عذاب سے ڈرو جو دنیا کی زندگی میں بھی آسکتا ہے اور کفر پر مرنے سے آخرت میں تو ضرور سامنا ہوگا۔ آج حق قبول کر لو تو اللہ کی رحمت کو پا سکتے ہو اور اس کے غضب سے بچ سکتے ہو مگر ایسے بد بخت کہ جب



بھی کوئی دلیل پیش کی جائے اسے ماننے سے انکار کر دیتے ہیں۔ یہاں تک کہ مذاق اڑاتے ہیں۔ اگر کہا جائے کہ دولت اور نعمتیں اللہ نے بخشی ہیں ان میں سے اسی کی راہ پر خرچ کرو تو کفار مذاق اڑاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بھلا جن کو اللہ نے رزق نہیں دیا ان کو ہم کیوں کھانے پینے کو دیں تم لوگ جو ہمیں کھانے پینے کی دعوت دے رہے ہو غلط کر رہے ہو حالانکہ

## اللہ کی رزاقیت اور مخلوق کا کردار

بات درست رزاق اللہ ہی ہے اور اس نے مخلوق کا رزق اسباب کے تابع مخلوق تک پہنچایا ہے لہذا اگر کوئی امیر کسی فقیر کو دیتا ہے یا مالک مزدور کو اور نوکر کو تو رزق اللہ کی طرف سے تھا جیسے زمین سے اناج درخت سے پھل دیتا ہے ایسے اس کی جیب سے انہیں سکتے عطا کر دیتے اور انہیں اس کا کام کرنا پڑا یہ نظام عالم کے چلنے کا سبب ہے لہذا جو کسی کا حق روکتا ہے وہ گویا نظام عالم کی تباہی کا سبب بن رہا ہے نیز یہاں حضرت استاذی المکرم رحمۃ اللہ علیہ کا ایک جملہ حاشیے پر درج ہے جسے نقل کرنا سعادت ہے "کفار کا انفاق حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا جملہ" غیر پرستیز و احسان میں داخل ہے جس کا فائدہ کفار کو بھی ہوتا ہے" بحان اللہ

کیا خوبصورت تحقیق ہے واقعی کبھی تو کافر کو اس کے بدلے ایمان نصیب ہو جاتا ہے ورنہ دنیا کا فائدہ ضرور ہوتا ہے۔ اور کہتے ہیں یا یہ قیامت قیامت سے ڈراتے رہتے ہو کہاں ہے وہ قیامت اگر تمہاری بات سچ ہے تو آ کیوں نہیں چکتی۔ مگر انہیں تکلیف نہیں کرنی پڑے گی وہ اپنے وقت مقررہ پر خود آجائے گی اور ان کی حیثیت تو یہ ہے کہ پہلی چنگھاڑ پر ہی چوڑی بھول جائیں گے اور ایک دوسرے سے لڑیں گے کہ مجھے تو تیری باتوں نے کفر پہ لگایا اور تو میری تباہی کا سبب ہے مگر فرصت گزر چکی ہو گی کسی کے پاس وقت نہ ہو گا کہ کچھ کہہ ہی مرے یا کسی سے مل تو لے اپنے پیاروں کے پاس واپس پہنچ تو سکے ہرگز نہیں۔ بس ایک کڑک ہو گی جو سب کچھ تباہ کر دے گی۔

وَمَا لِي ۚ

آیات ۵۱ تا ۶۰

رکوع نمبر ۴

51. And the Trumpet is blown and lo! from the graves they hie unto their Lord,

52. Crying: Woe upon us! Who hath raised us from our place of sleep? This is that which the Beneficent did promise, and the messengers spoke truth:

وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَإِذَا هُم مِّنَ الْأَجْدَاثِ إِلَىٰ رَبِّهِمْ يَنسِلُونَ ﴿٥١﴾ اور جس وقت صور پھونکا جائے گا یہ قبروں سے نکل کر اپنے پروردگار کی طرف دوڑ پڑیں گے ﴿٥١﴾ کہیں گے (اے ہمارے پروردگار) ابگا ہوں سے کس نے جگا اٹھایا؟ یہ وہی تو ہے جس کا وعدہ کیا تھا اور پیغمبروں نے سچ کہا تھا ﴿٥٢﴾

قَالُوا يَوَيْلَنَا مَنْ بَعَثَنَا مِن مَّرْقَدِنَا ۚ هَٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمَنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُونَ ﴿٥٢﴾



53. It is but one Shout, and behold them brought together before Us!

54. This Day no soul is wronged in aught; nor are ye requited aught save what ye used to do.

55. Lo! those who merit paradise this Day are happily employed,

56. They and their wives, in pleasant shade, on thrones reclining;

57. Theirs the fruit (of their good deeds) and theirs (all) that they ask;

58. The word from a Merciful Lord (for them) is: Peace!

59. But avaunt ye, O ye guilty, this Day!

60. Did I not charge you, O ye sons of Adam, that ye worship not the devil—Lo! he is your open foe!—

61. But that ye worship Me? That was the right path.

62. Yet he hath led astray of you a great multitude. Had ye then no sense?

63. This is hell which ye were promised (if ye followed him).

64. Burn therein this Day for that ye disbelieved.

65. This Day We seal up their mouths, and hands speak out and feet bear witness as to what they used to earn.

66. And had We willed, We verily could have quenched their eyesight so that they should struggle for the way. Then how could they have seen?

67. And had We willed, We verily could have fixed them in their place, making them powerless to go forward or turn back.<sup>1</sup>

صرف ایک زور کی آواز کا ہونا ہوگا کہ سب کے سب ہمارے روبرو حاضر ہوں گے ۵۳

اُس روز کسی شخص پر کچھ بھی ظلم نہیں کیا جائے گا اور تم کو بدلہ ویسا ہی ملے گا جیسے تم کام کرتے تھے ۵۴  
اہل جنت اس روز عیش و نشاط کے مشغلے میں ہوں گے ۵۵

وہ بھی اور اُن کی بیویاں بھی سایوں میں تختوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے ۵۶

وہاں اُن کیلئے میوے اور جو چاہیں گے (موجود ہوگا) ۵۷

پروردگار مہربان کی طرف سلام (کہا جائے گا) ۵۸

اور گنہگار و تم آج الگ ہو جاؤ ۵۹

اے آدم کی اولاد ہم نے تم سے کہہ نہیں دیا تھا کہ شیطان کو نہ پوجنا وہ تمہارا کھلا دشمن ہے ۶۰

اور یہ کہ میری ہی عبادت کرنا یہی سیدھا راستہ ہے ۶۱

اور اُس نے تم میں سے بہت سی خلعت کو گمراہ کر دیا تھا تو کیا تم سمجھتے نہیں تھے؟ ۶۲

یہی وہ جہنم ہے جس کی تمہیں خبر دی جاتی تھی ۶۳

(سو) جو تم کفر کرتے رہے ہو اُسکے بدلے آج اس میں داخل ہو جاؤ ۶۴

آج ہم اُنکے منہوں پر پھر لگا دیں گے اور جو کچھ یہ کرتے رہے تھے اُنکے ہاتھ سے بیان کر دیں گے اور اُنکے پاؤں اُسکی گواہی دیں گے ۶۵

اور اگر ہم چاہیں تو اُن کی آنکھوں کو مٹا کر اندھا کر دیں پھر یہ رستے کو دوڑیں تو کہاں دیکھ سکیں گے ۶۶

اور اگر ہم چاہیں تو اُن کی جگہ پر اُنکی صورتیں بدل دیں پھر وہاں سے نہ آگے جا سکیں اور نہ پیچھے لوٹ سکیں ۶۷

إِنْ كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً فَإِذَا هُمْ جَمِيعٌ لَدَيْنَا مُحْضَرُونَ ۵۳

فَالْيَوْمَ لَا تَظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَلَا تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۵۴

إِنَّ أَصْحَابَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِي شُغْلٍ فَاكِهُِونَ ۵۵

هُمْ وَأَزْوَاجُهُمْ فِي ظِلِّ عَلَى الْأَرَائِكِ مُتَّكِلُونَ ۵۶

لَهُمْ فِيهَا فَاكِهَةٌ وَلَهُمْ مَّا يَدْعُونَ ۵۷

سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ رَبِّ رَحِيمٍ ۵۸

وَأَمَّا تَارُوا الْيَوْمَ إِلَيْهَا الْمُجْرِمُونَ ۵۹

أَلَمْ آعْهِدْ إِلَيْكُمْ يَبْنَىٰ أَدَمَ أَنْ لَا تَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ۶۰

وَأَنْ أَعْبُدُونِي هَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ ۶۱

وَلَقَدْ أَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيرًا أَفَلَمْ تَكُونُوا تَعْقِلُونَ ۶۲

هَذِهِ جَهَنَّمُ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ۶۳

إِصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ۶۴

الْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلَىٰ أَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَا أَيْدِيهِمْ وَتَشْهَدُ أَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۶۵

وَلَوْ نَشَاءُ لَطَمَسْنَا عَلَىٰ أَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَأَنَّىٰ يُبْصِرُونَ ۶۶

وَلَوْ نَشَاءُ لَمَسَخْنَاهُمْ عَلَىٰ مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوا مُضِيًّا وَلَا يَرْجِعُونَ ۶۷

## اسرار و معارف

چنانچہ جب دوبارہ صور پھونکا جائے گا تو اپنی اپنی قبروں سے اُٹھ کر اللہ کے حضور چل پڑیں گے یعنی وہ



ایسا قادر ہے کہ ایک چنگھاڑ سے ہر شے تباہ کر دے گا تو پھر ایک چنگھاڑ یا سخت آواز ہی سب مُردہ جسموں کے ذرات کو یکجا کر کے زندہ بھی کر دے گی اور ہر فرد چاہے یا نہ چاہے مگر رواں اللہ کی بارگاہ کی طرف ہی ہوگا جہاں سب کی پیشی ہوگی تب پریشان حال یہ کہہ رہے ہوں گے کہ ہمیں کس نے اٹھا دیا اگرچہ برزخ میں بھی کفار عذاب میں ہوں گے مگر میدانِ حشر کی ہیبت کے سامنے کہیں گے یہاں سے وہاں ہی ٹھیک تھے یہ کس نے ہمیں ان ٹھکانوں سے نکال کھڑا کیا ہے تو جواب آئے کافر شتے یا مومنین کہہ دیں گے کہ یہی وہ گھڑی ہے جس کا وعدہ اس اللہ نے جس کی رحمت بے پایاں سے تم دنیا میں مستفید ہوتے رہے کیا تھا اور جو خبر انبیاء و رسل دیتے تھے وہی سچ تھی آج سامنے آگئی اور یہ سب کچھ کرنے کے لیے یعنی ساری مخلوق کو جمع کرنے کے لیے کوئی لمبا اہتمام نہیں ہوگا محض صور بھونکے جانے کی آواز سب کو زندہ بھی کر دے گی اور پھر اللہ کے حضور کھڑے بھی کر دیئے جائیں گے۔

تو ارشاد ہوگا کہ یاد رکھو آج کسی کے ساتھ کوئی زیادتی نہ ہوگی کہ یہ دنیا کی یا انسانی عدالت نہیں کہ کبھی عمداً اور کبھی بھولے سے کسی سے زیادتی ہو جائے یہاں ہرگز کسی کے ساتھ بھی کوئی زیادتی نہ ہوگی ہاں تمہارے ہر عمل کا بدلہ دیا جائے گا جو کچھ تم نے خود اپنی پسند سے کیا وہ بھگتنا ہوگا۔

اس گھڑی جب یہ ہیبت ناک منظر ہوگا اور لوگ تڑپ رہے ہوں گے اہل جنت یعنی مومن اور اطاعت گزار بندے اس سب حال سے الگ بڑے مزے سے گپ شپ کر رہے ہوں گے جیسے وہ لمبی مسافت طے کر کے منزل پر پہنچ کر سفر اور صعوبتِ سفر سے سبکدوش ہو کر آپس میں منہس کھیل رہے ہوں وہ ان کی بیویاں مزیدار سایہ میں تختوں پر گائیکے لگا کر بیٹھے ہوں گے۔ یاد رہے بیویاں بھی مومن اور اطاعت گزار ہوں گی کہ یہ سب لوگ اصحابِ الجنۃ یعنی جنت کے مستحق لوگ ہوں گے اور کھانا پینا پھل میوے یا جو مانگیں گے یا چاہیں گے وہاں حاضر کیا جائے گا اور سب سے بڑی نعمت کہ اللہ بذاتِ خود انہیں "سلام" کہیں گے کہ اے میرے اطاعت گزار بندے سلامتی ہو تم پر۔

**آخرت اور جنت کی سب سے بڑی نعمت**  
 آخرت کی نعمتوں میں میدانِ حشر کی ہیبت ناک سے پناہ مل جانا پھر نجات پا جانا اور وہ بھی ایسی کہ لوگ حساب

کے لیے پکڑے آئیں اور یہ بیٹھے گپ شپ کر رہے ہوں اور کھاپی رہے ہوں بہت بڑی نعمتیں ہیں مگر سب سے بڑی نعمت اللہ کی رضا مندی اس کا خطاب اور اس کا دیدار ہوگا اس کی قدر عام مومن کو وہاں پہنچ کر معلوم ہوگی جبکہ



دنیا میں انبیاء جانتے ہیں یا ولی اللہ اپنی حیثیت اور مقام کے مطابق ایک حد تک اس کی لذت سے آشنا ہوتے ہیں۔ لیکن اس سب سے پہلے اعلان کر دیا جائے گا کہ اے گناہگار و یا عظمت باری کو تسلیم نہ کرنے والو آج کے روز اللہ کے اطاعت گزار بندوں سے الگ ہو جاؤ آج یوم حساب ہے اور سب سے ان کے اس حال کے مطابق سلوک ہو گا جو انہوں نے دنیا میں اپنے لیے منتخب کیا تھا۔ اے اولادِ آدم آج کی عذر معذرت کا کیا معنی کیا تمہیں دنیا میں بار بار نہ کما گیا کہ شیطان کی عبادت ہرگز نہ کرنا کہ یہ تمہارا دشمن ہے تمہیں دھوکا دے کر اپنی اطاعت کروائے گا اور اطاعت ہی عبادت ہے اگر اللہ کے حکم کے خلاف کسی کی بھی بات مانی تو گویا اس کی عبادت کی اور بالآخر یہ شیطن کی عبادت ہے۔ جب

## اطاعت ہی عبادت کہلاتی ہے

عبادت کے لائق صرف اور صرف ہماری ذات ہے۔ صرف اور صرف میری عبادت کرو میری اطاعت کرو کہ یہی سیدھا راستہ ہے مگر شیطان نے تم میں سے ایک جم غفیر کو گمراہ کر دیا اور اپنی باتوں پہ لگایا کیا تم اتنا سمجھنے کی تکلیف بھی نہ کر سکتے اور اس کے اشاروں پہ چلتے رہے۔ اب دیکھو یہ دوزخ سامنے ہے جس کے عذاب سے تمہیں ڈرایا جاتا تھا اور ازسکاب کفر پر جس کا وعدہ کیا گیا تھا مگر تم باز نہ آئے تو اپنے کفر کے سبب اب جہنم میں گھس جاؤ اور بھگتو۔ تب چلاؤ گے کہ ہم ایسے تو نہ تھے ہم نے ایسا تو نہیں کیا تو ان کے مونہوں پہ مہر کر دی جائے گی کہ بات ہی نہ کر سکیں اور نہ شور ڈالیں پھر ان کے ہاتھ اور پاؤں یعنی اعضاءِ جسد کو قوتِ گویائی عطا کر دی جائے گی تو وہ ہم سے ہمکلام ہو کر ان کے ایک ایک کرتوت کا کچا چٹھہ کھول دیں گے۔ یہ تو ہمارا کرم ہے کہ یہ دنیا میں دنیا کی نعمتوں سے مستفید ہو رہے ہیں ورنہ اگر ہم چاہیں تو ان کے کفر کے بدلے دنیا میں انہیں اس حال میں پہنچا دیں کہ یہ دنیا کی نعمتوں سے بھی مستفید نہ ہو سکیں جیسے آنکھیں مسخ ہی کر دیں تو کہاں سے دیکھ سکیں گے یا انہیں سارے کا سارا ہی مسخ کر کے محض ایک زندہ لاش بنا دیں کہ دیکھ سکیں نہ چل پھر سکیں تو یہ کیا کر لیں گے۔

وَمَالِی ۲۳

آیات ۶۸ تا ۸۳

رکوع نمبر ۶

68. He whom We bring unto old age, We reverse him in creation (making him go back to weakness after strength). Have ye then no sense?

اور جس کو ہم بڑی عمر دیتے ہیں تو اُسے خلقت میں اوندھا کر دیتے ہیں تو کیا یہ سمجھتے نہیں؟ ۱۵

وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ لَا تُنْكِسْهُ فِي الْخَلْقِ أَفَلَا يَعْقِلُونَ ۱۵



69. And We have not taught him (Muhammad) poetry, nor is it meet for him. This is naught else than a Reminder and a Lecture making plain,  
70. To warn whosoever liveth, and that the word may be fulfilled against the disbelievers.

71. Have they not seen how We have created for them of Our handiwork the cattle, so that they are their owners,

72. And have subordinated them unto them, so that some of them they have for riding, some for food?

73. Benefits and (divers) drinks have they from them. Will they not then give thanks?

74. And they have taken (other) gods beside Allah, in order that they may be helped.

75. It is not in their power to help them; but they (the worshippers) are unto them a host in arms.

76. So let not their speech grieve thee (O Muhammad). Lo! We know what they conceal and what proclaim.

77. Hath not man seen that We have created him from a drop of seed? Yet lo! he is an open opponent.

78. And he hath coined for Us a similitude, and hath forgotten the fact of his creation, saying: Who will revive these bones when they have rotted away?

79. Say: He will revive them Who produced them at the first, for He is Knower of every creation,

80. Who hath appointed for you fire from the green tree, and behold! ye kindle from it,

81. Is not He Who created the heavens and the earth Able to create the like of them? Aye, that He is! for He is the All-Wise Creator,

82. But His command, when He intendeth a thing, is only that he saith unto it: Be! and it is.

اور ہم نے اُن (پیغمبر) کو شعر گوئی نہیں سکھائی اور وہ کٹھنیا ہوا ہے یہ تو محض نصیحت اور مصلحتاً قرآن پر از حکمت ہے تاکہ اُس شخص کو جو زندہ ہو ہدایت کا رستہ دکھائے اور کافروں پر بات پوری ہو جائے

کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ جو چیزیں ہم نے اپنے ہاتھوں سے بنائیں ہم نے اُن کیلئے چار پائے پیدا کر دیئے اور یہ اُن کے مالک ہیں اور اُن کو اُن کے قابو میں کر دیا تو کوئی تو اُن میں سے اُن کی سواری ہے اور کسی کو یہ کھاتے ہیں

اور انہیں اُن کے لئے (اور) فائدے اور شے کی چیزیں ہیں کیا یہ شکر نہیں کرتے؟ اور انہوں نے خدا کے سوا (اور) معبود بنائے ہیں کہ شاید (اُن سے) ان کو مدد پہنچے

(مگر) وہ ان کی مدد کی (ہرگز) طاقت نہیں رکھتے اور وہ ان کی فوج ہو کر حاضر کئے جائیں گے

تو اُن کی باتیں تمہیں غمناک نہ کر دیں یہ جو کچھ چھپاتے اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں ہمیں سب معلوم ہیں

کیا انسان نے نہیں دیکھا کہ ہم نے اُس کو نطفے سے پیدا کیا پھر وہ تڑاق پڑاق جھگڑنے لگا

اور ہمارے بارے میں مثالیں بیان کرنے لگا اور اپنی پیدائش کو بھول گیا کہنے لگا کہ جب ہڈیاں بوسیدہ ہو جائیں گی تو انکو کون زندہ کرے گا؟

کہہ دو کہ اُن کو وہ زندہ کرے گا جس نے اُن کو پہلی بار پیدا کیا تھا۔ اور وہ سب قسم کا پیدا کرنا جانتا ہے

روہی جس نے تمہارا سے لئے سبز درخت سے آگ پیدا کی پھر تم اس (کی ٹہنیوں کو رگڑ کر اُن) سے آگ نکالتے ہو

بھلا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا کیا وہ اس بات پر قادر نہیں کہ (اُن کو پھر) ویسے ہی پیدا کر دے۔ کیوں نہیں۔ اور وہ تو بڑا پیدا کرنے والا (اور) علم والا ہے

اس کی شان یہ ہے کہ جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو اس سے فرمادیتا ہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے

وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْبَغِي لَهُ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ وَقُرْآنٌ مُبِينٌ  
لِيُنذِرَ مَنْ كَانَ كَانِحًا وَيَحَقِّقَ الْقَوْلَ عَلَى الْكَافِرِينَ

أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِنَّا عَمَلَتِ أَيْدِيْنَا أَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مَالِكُونَ  
وَذَلَّلْنَاهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوبُهُمْ وَمِنْهَا يَأْكُلُونَ

وَلَهُمْ فِيهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ أَفَلَا يَشْكُرُونَ  
وَاتَّخَذُوا مِن دُونِ اللَّهِ آلِهَةً لَّهُمْ يُنصَرُونَ

لَا يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَهُمْ وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُّحَضَّرُونَ

فَلَا يَخْزُنكَ قَوْلُهُمْ إِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسْرُونَ  
وَمَا يَعْلَمُونَ

أَوَلَمْ يَرِ الْإِنْسَانُ أَنَّا خَلَقْنَاهُ مِنْ نُّطْفَةٍ  
فَإِذَا هُوَ خَصِيمٌ مُّبِينٌ

وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَنَسِيَ خَلْقَهُ قَالَ  
مَنْ يُحْيِي الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيمٌ

قُلْ يُحْيِيهَا الَّذِي أَنشَأَهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ  
وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيمٌ

الَّذِي جَعَلَ لَكُم مِّنَ الشَّجَرِ الْأَخْضَرِ  
نَارًا فَإِذَا أَنْتُمْ مُوقِدُونَ

أَوَلَيْسَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ  
بِقَادِرٍ عَلَىٰ أَنْ يَخْلُقَ مِثْلَهُمْ بَلَىٰ وَهُوَ الْخَلَّاقُ الْعَلِيمُ

إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَنْ يَقُولَ لَهُ  
كُنْ فَيَكُونُ



## اسرار و معارف

اگر انہیں یہ خیال گزرتا ہو کہ بھلا ان کے ہاتھ پاؤں کون چھین سکتا ہے یا ان کی بینائی کوئی نہیں لے جاسکتا تو کسی عمر رسیدہ بوڑھے کو دیکھ لیں کہ جس شخص کو ہم بڑھا پاتے ہیں اس کی ساری قوتیں زائل کر دیتے ہیں نہ آنکھ کام کرتی ہے اور نہ ہاتھ پاؤں میں سکت رہ جاتی ہے۔ کیا اتنی سی عقل نہیں رکھتے کہ اسے دیکھ کر سبق حاصل کریں۔

ان باتوں کو سن کر جواب میں ان کے پاس کوئی دلیل نہیں ہوتی تو کہہ دیتے ہیں کہ ان کی باتیں ایک شاعرانہ کلام ہے جو ہمیشہ ذہنوں کو متاثر کیا کرتا ہے۔ اگرچہ شعر و شاعری یہ بات گزر چکی مگر یہاں یہ بات ایک دوسرے مفہوم میں آتی ہے کہ شاعرانہ باتوں میں حقیقت کی جگہ پر تصورات اور تخیلات سجا دیئے جاتے ہیں۔ رزمیہ نغموں میں شاعر بجلی کی طرح تلوار چلاتا ہے اگرچہ عملی زندگی میں دستہ پکڑنا

نہ آتا ہو ایسے جنگل بادل، دریا، صحرا سب کی سیر کر لیتا ہے خواہ زندگی بھر جھونپڑے سے نہ نکلا ہو تو یہاں بھی ان کی مراد یہ تھی کہ یہ باتیں شاعرانہ تعلیٰ ہے تو ارشاد ہوا کہ آپ ﷺ خاتم الانبیاء اور انسانیت کے لیے اللہ کے رسول ہیں بھلا آپ شاعرانہ تعلیٰ کے طور پر کلام فرماتیں گے تو حق کون بیان کرے گا۔ آپ کا مقام اس بات سے بہت بلند ہے۔ یہ شاعرانہ کلام آپ کو زیب ہی نہیں دیتا نہ اللہ نے آپ کو سکھایا ہے بلکہ جو کلام آپ پر نازل ہوا ہے تو یہ سراپا نصیحت اور آسمانی کتاب ہے قرآن ہے جو بہت ہی روشن دلائل سے بات سمجھاتا ہے لیکن اس کی بات بھی تو زندہ لوگوں کو ہی فائدہ دے گی جن کے دل مُردہ ہو چکے ضمیر مر چکے وہ اس سے فائدہ حاصل کرنے کی استعداد ہی کھو چکے ہاں ان پر حجت قائم ہو جائے گی کہ انہیں حق پہنچایا گیا مگر انہوں نے اپنے لیے کفر کی راہ اپنائی۔

انہیں غور کرنا چاہیے کہ آخر روئے زمین پر کس قدر حیوانات بستے ہیں وہ بھی تو ہماری مخلوق اور ہمارے دست قدرت کا شاہکار ہیں ان میں جان بھی ہے تو والد و تناسل بھی مگر ہم نے ان کو انسان کی ملکیت بنا دیا ہے اور ان کے تابع کر دیا ہے کسی پر سواری کرتے ہیں تو کسی کو ذبح کر کے کھا لیتے ہیں کسی سے کھیتی باڑی کی خدمت لیتے ہیں تو کسی



سے گاڑی کھنچواتے ہیں حتیٰ کہ انہیں بیچ دیتے ہیں کہ ان کی ملکیت ہیں۔

## ملکیت کا اصول

یہاں بات انسانی عظمت کی ارشاد ہوئی ہے اصول ملکیت زیر بحث نہیں مگر چونکہ ملکیت کا تذکرہ ہے تو بہتر ہے کہ بات عرض کر دی جائے۔ دنیا میں دو بڑے نظام ہیں سرمایہ دارانہ یا اشتراکیت۔ پہلے کا فلسفہ یہ ہے کہ ملکیت کی بنیاد سرمایہ ہے جبکہ دوسرے کا فلسفہ ہے محنت یعنی ملکیت کی بنیاد محنت ہے مگر اسلام کا اپنا فلسفہ ہے جو حق ہے اور وہ یہ ہے کہ اللہ نے انسان کو بحیثیت انسان ان اشیاء کا مالک بنا دیا ہے اب یہ تقسیم کہ کونسی شے کس کی ملکیت ہے اس کے لیے حصول اشیاء کے اسلامی ضابطے موجود۔ جو اس طرح حاصل کرے حق ہے ورنہ غاصب کہلائے گا۔ اور جانوروں میں ان کے مالی منافع غذا اور پینے کے لیے دودھ کے ذخائر سمودینے۔ انہیں تو چاہیے تھا کہ ہمیشہ اللہ کا شکر ادا کرتے رہتے اور ان بخششوں میں نہ پڑتے مگر ان نادانوں نے اللہ کی عظمت سے منہ پھیر کر غیر اللہ سے اور بعض اوقات انہی جانوروں سے اُمیدیں وابستہ کر لی ہیں اور ان کو اپنا معبود قرار دے رکھا ہے جبکہ کوئی بھی اللہ کے سوا ایسی سہتی نہیں جو کسی کی مدد کر سکے ان کی مدد کی امید اور پھر معبودانِ باطلہ سے کتنی حماقت ہے کہ حق یہ ہے وہ ان کی مدد تو نہ کر سکیں گے البتہ میدانِ حشر میں ان کے خلاف گواہی دیں گے اور بطور ثبوت پیش ہوں گے کہ واقعی یہ لوگ غیر اللہ کی عبادت کرتے تھے۔

آپ (ﷺ) ان کی باتوں سے آزرده خاطر نہ ہوں کیا شانِ کرم ہے کہ آپ (ﷺ) کفار کے کُفر سے اس لیے آزرده خاطر ہو جاتے کہ بھلا ایک انسان ہے اور پھر یہ جہنم میں کیوں جاتے جبکہ میں انسانوں ہی کو جہنم سے بچانے اور سیدھی راہ دکھانے کے لیے مبعوث ہوا ہوں تو آپ (ﷺ) ہم مسلمانوں کی خطاؤں پر کس قدر دکھی ہوتے ہوں گے۔

## شانِ کرم

فرمایا آپ پریشان نہ ہوں اللہ سب جانتا ہے کہ یہ آپ سے کیا کہتے ہیں اور ان کے دلوں میں کیا ہے کہ بظاہر تو جھگڑا کرتے کہ ہم حق پر ہیں مگر اندر سے جانتے تھے کہ حق تو ادھر ہے مگر ہم عیش و عشرت کیسے چھوڑیں خواہشاتِ نفس میں پھنسے ہوئے تھے۔

انسان اگر غور کرے تو اس کی اصل تو نطفہ ہے ایک قطرہ پانی میں سارا انسانی وجود اور اس کے اجزاء روتے زمین



سے جمع کر کے سمو دیئے اور پھر اس بوند سے انسان بنا کر پیدا کر دیا اب یہ بھی اللہ سے جھگڑا کرنے میدان میں اُترا ہے اور بڑھ بڑھ کر باتیں کرتا ہے کہتا ہے بھلا ان بوسیدہ ہڈیوں کو جو خاک ہو چکیں کون زندہ کرے گا آپ فرمادیجئے وہی ذات جس نے پہلے ذرات سے قطرہ اور قطرے سے وجود پیدا کر دیا تھا پھر سے ان سب کے ذرات کو انسانی روپ عطا کر دے گا کہ وہ ہر طرح کی صنعت پہ قادر اور سب سے زیادہ جاننے والا ہے بھلا کبھر سے ذرات کو جمع کرنا اتنا مشکل تو نہیں جتنا سرسبز آنے والے درختوں میں آگ کو رکھ دینا ہے کہ تم سبز ٹہنیاں رگڑ کر آگ پیدا کر لیتے ہو۔

سبز درختوں میں آگ عرب تو ویسے بھی صحرا سے دو قسم کے درخت لاتے جن کو آپس میں رگڑ کر آگ پیدا کر لیتے ویسے بھی آج کل تو باٹنی والوں نے ثابت کر دیا ہے کہ ہر پتے میں بھٹی لگی ہوتی ہے جہاں غذا پاک کر پودے یا درخت کو تقسیم ہوتی ہے۔

اور یہ تو ایک بات ہے ارض و سما کی یہ وسیع کائنات اور اس میں بے شمار مخلوق پیدا فرمانے والا خالق کیا اس بات پہ قادر نہیں ہو سکتا کہ ان کو پھر سے پیدا کر دے یقیناً وہ جتنی بار چاہے ایسا کر سکتا ہے وہ قادر ہے ہر طرح کی تخلیق پر اور اس کے علم میں ہے ہر ذرہ اسے پیدا کرنے کے لیے صرف حکم دینا ہوتا ہے کہ دنیا سے معدوم شے اس کے علم میں حاضر ہے خود اسی کو حکم دے دیتا ہے جب چاہے کہ ہو جا اور وہ بلا تاخیر ہو جاتی ہے۔ اور اس کی ذات ہر کمی سے بالاتر اور پاک ہے ہر چیز کی حکمرانی اسی کے دستِ قدرت میں ہے ہر ذرہ اسی کے حکم کے تابع ہے اور ہر ایک کو واپس اسی کی بارگاہ میں حاضر ہونا ہے۔

بحمد اللہ تعالیٰ سورۃ یس تمام ہوئی

۱۶ رمضان المبارک ۱۴۱۵ھ